فارسی زبان اور کشمیری ثقافت میں چک دور کے صوفیاء کی خدمات

پژوھشگر: گلزار حُسین

گروہ زبان وادبیات فارسی دانشگاہ کشمیر

قوموں اور ملتوں کے اندر ثقافت ایک مضبوط ستون کے مانند ہے۔ بنا ثقافت کے قوم، قوم نہیں بنتی اور ملت، ملت نہیں بنتی۔ ثقافت اور تہذیب و تمدن سے ہی قومیں اور ملتیں وجود میں آتی ہیں۔

ثقافت دراصل ایک عربی لفظ ثقف سے نکلا ہے جس سے مراد عقلمندی اور مہارت کے ہیں۔

کلچر انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی کسی چیز یا ذات کی ذہنی یا جسمانی نشو ونما کے ہیں۔ اس لے کہا جا سکتا ہے کہ قوموں کی پہچان ثقافت سے ہے۔ ہر دور میں خاص و عام کو نمونہ، افراد یا نظیر کی تلاش رہتی ہے تا کہ ان کی دانش سے وہ استفادہ کر سکیں اور انکے عمل سے خود بھی کچھ کر گزرنے کے لے حوصلہ سمیٹ سکیں کیونکہ دانش ہی ایک عمدہ اور با اثر ذریعہ ہے۔ ماں باپ میں، بڑے بھائی بہن اور گھر کے بزرگوں میں، آس پڑوس میں، استاد میں، احباب میں، دوستوں میں، غرض معاشرے میں جن افراد سے بھی انسان کا سابقہ پڑتا ہے، ان میں وہ ایسی نظیر تلاش کرتا ہے، ایسا نمونہ ڈھونڈتا ہے جس کی تقلید یا پیروی اس کے لیے باعث حصول سعادت ہو سکے۔ عہد وسطیٰ کے ہندوستان میں یہ نمونہ افراد یا نظیر صوفیائے کرام تھے۔ یعنی وہ گروہ جس کی طرف سورہ فاتحہ میں بھی اشارہ ہوا ہے۔

"صراط الذین انعمت علیھم"

یہی وہ دانش ہے جس نے صوفیائے کرام کو خالق حقیقی کی مخلوق سے جوڑا اور مخلوق کے دکھ کو اپنا دکھ اور مخلوق کے درد کو اپنا درد سمجھا اور اس دکھ درد نے صوفیائے کرام کے اندر سماج کے ہر فرد کو صاف و شفاف آئینہ اور باہنر بنانے کا ایک حقیقی جذبہ پیدا کیا۔ انہوں نے عوام الناس کی اصلاح اور تزکیہ نفس کا فریضہ انجام دیا۔ اہل اقتدار طبقہ کو عدل وانصاف کی تلقین کی اور رعایا کو اہل اقتدار کے

Scanned with OKEN Scanner

حقوق کی تعلیم دی۔ سماج کے نچلے طبقوں خصوصاً شکستہ دلوں کو اپنے صفوں میں بٹھایا اور ارباب اقتدار کو آخرت کی یاد دلائی، فقیروں اور مسکینوں کی داد رسی کی۔ در اصل صوفیائے کرام عوام الناس کی اصلاح و تربیت کو اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے اسی لیے وہ عوام کے اخلاقیات اور دیگر معاملات سمیت ہر عمل کی اصلاح پر توجہ مرکوز رکھتے تھے۔

کشمیر میں چک دور ایک انحطاط پذیر دور رہا ہے اس دور میں افراتفری، فتنہ وفساد کی لہر عام تھی لیکن اس دور کے صوفیائے کرام نے اس بدامنی اور فسادات کی لہر کو دور کرنے کے لئے بہت ہی اہم رول ادا کیا مسلمانوں کے اخلاق حمیدہ کی تعلیم و تربیت انہی بزرگان دین کے ذریعہ ہوئی، انہی بزرگوں کے ذریعے مختلف طبقوں میں اخوت و مساوات رواداری صلح جوئی، امن پسندی پیدا ہوئی اور باشعور، بااخلاق اور ایک صحت مند معاشرہ وجود میں آیا، امن وسلامتی کی فضا پیدا ہوئی۔

اس دور کے صوفیائے کرام نے شریعت و طریقت کو ہم آہنگ کر کے لوگوں کو شرافت، امن و سلامتی اور احترام انسانیت کا درس دیا۔ انہوں نے تصوف کو عوامی تحریک بنا کر عوام سے گہرا ربط پیدا کر کے داخلی اور خارجی مسائل، انداز فکر، ضروریات اور جزبات کو سمجھ کر ان کے معاملات اور مسائل کو سلجھانے کی کوشش کی اور ان کو مساواتِ اسلامی کی نئی راہ دکھا کر روحانی انداز میں ان کے الجھے ہوئے مسائل کا بہترین حل پیش کیا کہ عوام الناس کی حمایت اور طاقت نے ان کو ناقابل تسخیر قوت بنا دیا۔ یہاں تک کہ حکمرانوں کا اقتدار اور شان و شوکت والوں کا دبدبہ ان کے فقیرانہ انکسار اور تواضع کے سامنے ماند پڑ گیا۔ صوفیائے کرام نے عوام الناس کے اخلاق و عادات سنوارنے اور ان کی تعمیرِ سیرت میں جو اہم کردار ادا کیا بلاشبہ وہ ناقابل فراموش اور قابل تحسین ہے۔ حافظ سعد اللہ اپنی تصنیف صوفیاء اور حسن اخلاق میں یوں رقمطراز ہیں۔

" صوفیہ نے محض زبانی کلامی وعظ و نصیحت پر زور نہیں دیا اور نہ ہی اخلاق پر کتابیں تصنیف کی ہیں، نہ تحریری نقوش پیش کیے ہیں، نہ جبر سے کام لیا ہے بلکہ فضائل و حسنِ اخلاق کا ایک مخصوص پیکر

Scanned with OKEN Scanner

اور مجسمہ بن کر دکھایا، جن کی ہر جنبشِ لب نے ہزاروں تصانیف کا کام دیا، ان کے پاس بیٹھنے والے اخلاق کی چلتی پھرتی کتابیں بن گئی " 1

اس دور کے صوفیائے کرام میں حضرت مخدوم شیخ حمزہؒ، حضرت بابا داؤد خاکیؒ، حضرت خواجہ اسحاق قاریؒ، حضرت خواجہ حسن قاریؒ، حضرت شیخ بابا حیدر تیلہ مولیؒ اور حضرت خواجہ میرم بزازؒ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مسائیٔ

حضرت مخدوم شیخ حمزہ اس دور کے صفِ اول کے صوفیا میں شمار ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا اسماء آپ ہی کے مریدین ہیں۔ آپ جس وقت سن تمیز کو پہنچے اس وقت سرزمین کشمیر کے سیاسی، سماجی اور اقتصادی حالات کافی ابتر ہونے کے ساتھ ساتھ یہاں مذہبی اختلافات کی لہر بھی چلتی تھی۔ ان تمام نامساعد حالات میں حضرت مخدوم نے عوام الناس کی بہبودی کے لیے کافی کام کیا۔ جن میں سماجی اصلاحات اور مذہبی اصلاحات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے اخلاق حسنہ، ان کی تعلیمات، ان کے کشف و کرامات اور ان کی طرز زندگی سے ہر طبقے کے لوگ متاثر ہوئے اور ان سے بیعت کرنے پر مجبور ہوئے۔ ان ناساز گار حالات میں بھی آپ یکسوئی کے ساتھ اسلام کی نشر و اشاعت میں مشغول رہے۔ اُمت مسلمہ پر حضرت مخدوم کا ایک اور احسان یہ ہے کہ انہوں نے بعض سادہ لوح مسلمان ریشیوں کو عوام الناس میں مفسدانہ عقائید و افکار پھیلانے سے روکا۔ تاریخ تصوف کشمیر میں اگرچہ ان ریشیوں کی دین مسلم ہے لیکن محبوب العالم کے زمانے میں اس فرقے سے تعلق رکھنے والے بعض ریشیوں کے عقائید میں غیر شرعی افکار نسبتاً زیادہ سرایت کر گئے تھے۔ یہ حضرت مخدوم کے فیوض کا کرشمہ ہے کہ انہوں نے ریشی مسلک عقاید کو درست کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔

حضرت مخدومؒ کے صلح کل طریقوں اور غیر مسلم کے مذہب کے متعلق خاص نقطہ نظر (رواداری) کا ایک دلچسپ نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت مخدومؒ اور انکے مریدوں کی اشاعت اسلام کی کوششوں کی کوئی خاص مخالفت نہ ہوئی بلکہ غیر مسلموں نے ان صوفیائے کرام کو بھی جنہوں نے اشاعت اسلام میں

Scanned with OKEN Scanner

نام پیدا کیا، نگاہِ احترام سے دیکھا۔ چک دور کے لکھے گئے تذکروں سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت مخدومؒ اور ان کے مریدین کی وجہ سے سرزمین کشمیر میں بھائی چارے کو بھی فروغ ملا اور اسلام کو بھی فروغ ملا اور بول بالا ہوا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس دور کے غیر مسلمانوں نے ان صوفیوں کے ذریعے دینِ اسلام کا بخوبی مشاہدہ کیا جس کی وجہ سے بہت سے غیر مسلم مذہب اسلام سے سرشار ہوئے۔

حضرت مخدومؒ نے کشمیر کی سیاسی تاریخ کے علاوہ تاریخ تصوف کشمیر پر اپنے گہرے نقوش مرتب کیے ہیں۔ آپ بلاشبہ سر حلقہ مشائخ کشمیر ہیں۔ آپ کے ارد گرد خلفاء پر مشتمل دیدہ وروں، پرہیز گاروں اور دانشوروں کا جو قافلہ جمع ہوا انہوں نے تصوف و عرفان کے بحر بیکراں میں غوطہ زن ہو کر اسرار و رموز کے وہ دُرِ نایاب جمع کیے جو مشکل سے ہی کسی کے نصیب میں آتے ہیں۔ ان میں سے اکثر علماء کرام نے حضرت مخدومؒ کے تصوف و عرفان سے وابستہ افکار و خیالات اور گنجینہ ہائے معانی کو قصیدوں، غزلوں، مثنویوں اور تذکروں کی صورت میں محفوظ رکھا ہے۔ 2

حضرت مخدومؒ کا حلقہ ارشاد کافی وسیع تھا۔ ہزاروں تشنگان علم نے دور دراز علاقوں سے آ کر اُن سے اپنی استعداد کے مطابق تربیت پائی۔ ان کے حلقہ شاگردی کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف ترکستان کے خطے سے تعلق رکھنے والے تیس بزرگوں نے ان سے تلمذ کیا چنانچہ تذکرۃ العارفین میں اسطرح سے درج ہے

"ہر کہ بخدمت ایشان رفتی بی بہرہ نماندی۔ چنانچہ قریب سی تن بزرگ از ترکستان آمدہ طلب حق ازو کردند، بوصول حق پیوستند" 3

حضرت مخدومؒ مسلمانوں کے بہت سے مسلکوں سے وابستہ لوگوں کے درمیان آپسی اختلافات کی وجہ سے ذہنی طور پر بڑے مایوس تھے۔ یہ اختلافی فرقے ایک دوسرے کے مذہبی عقاید کو ناپسند کرتے تھے۔ دینی معاملات میں اس طرح کی منافرت اس امر کا موجب بنی کہ حضرت مخدومؒ پریشان و سرگرداں تلاشِ حق میں نکلے اور کئی دنوں تک کھانے پینے سے احتراض کیا اور سوچنے لگے

Scanned with OKEN Scanner

کہ بھوک اور پیاس میں مر جانا ایک ایسی لمبی عمر سے بہتر ہے جو گمراہی اور ابدی ہلاکت کا باعث ہو۔ اس ضمن میں حضرت مخدومؒ نے اپنی لگن اور محنت سے اور خالق کی مخلوق کی بہتری کے لیے بہت ہی اہم رول ادا کیا۔ الغرض حضرت مخدومؒ نے اس خطے کے لوگوں کے لیے ہر شعبے کے اعتبار سے فلاح و بہبود کا کام کیا۔

حضرت بابا داؤد خاکیؒ ایک عظیم، جلیل القدر اور عالم با عمل تھے۔ آپ حضرت مخدوم شیخ حمزہؒ کے مریدین میں سب سے بڑا مقام رکھتے تھے۔ آپ ایک ایسے صاحبِ قلم، مفکر اور دانشور تھے جنہیں حدیث، فقہ اور تفسیر پر گہری نظر تھی۔ انہوں نے علومِ ظاہری و باطنی کے بحر بیکر اں میں سے علوم و ادب کے جتنے بھی موتیوں کو سمیٹ کر اپنے دامنِ علم کو وسعت دی وہ خال خال ہی دوسروں کے حصے میں آئے۔ انہیں عربی اور فارسی دونوں زبانوں پر بھی قدرت حاصل تھی۔ الغرض آپ نے علمی لحاظ سے اپنے زمانے میں ہر کسی کو متاثر کیا۔ یہاں تک کے اس زمانے کے بادشاہ اپنے فرزندوں کی تعلیم و تربیت کے لیے حضرت بابا داؤد خاکیؒ کی خدمت میں جاتے تھے اور اپنے فرزندوں کی تعلیم و تربیت کی گزارش کرتے تھے۔ اس ضمن میں ان کے ایک معاصر نویسندہ حضرت خواجہ اسحاق قاریؒ اپنی تصانیف "چلچلۃ العارفین" میں یوں لکھتے ہیں:

" خاکیؒ چوں ملازمِ پادشاہِ کشمیر بود، اکثری از پسران امرایان در خدمتِ ایشان تحصیلِ علوم می کردند" 4

اولاً حضرت بابا داؤد خاکیؒ علمی میدان میں تو بہت آگے تھے لیکن تصوف کے اسرار و رموز سے بالکل نا آشنا تھے بعد میں حضرت مخدوم شیخ حمزہؒ کی صحبت نے تو حضرت بابا داؤد خاکیؒ کی زندگی کی کایا ہی پلٹ دی اور آپؒ صاحبِ ارشاد صوفی بن گئے۔ انہوں نے پیرِ طریقت کے ایما پر ان خلفاء کی تربیت کی جو ان کے سپرد ہوئے۔ ان میں سے خاص طور پر بابا علی رینہؒ اور بابا نصیب الدین غازیؒ معروف ہیں۔ "ہدایت المخلصینؒ" کے مصنف کے بقول خاکیؒ کے زمانے میں ہندستان کے مختلف شہروں سے لوگ تعلیم و تربیت پانے کی غرض سے کشمیر آتے رہے۔ ان مین سے اکثر مریدون کی

Scanned with OKEN Scanner

تربیت خود خاکیؒ نے کی۔ مغل نسل کے بہت سے لوگ جو اس زمانے میں کشمیر آئے ان میں ایک بلخی، باباحاجی کے نام سے مشہور تھے جو موضع آنچار میں فروکش ہو چکے تھے۔ اسی طرح زیتی شاہ مجذوب کی تربیت بھی خاکیؒ نے کی۔ 5 الغرض حضرت باباداؤد خاکیؒ ایک ایسے صوفی اور عالم تھے جس کو خالق نے علم کی حسین اور لازوال نعمت سے نوازا تھا۔ اسی نعمت کی بدولت ان سے کشمیر کے لوگ اور کشمیر سے باہر کے لوگ بے حد متاثر تھے۔ یہی وجہ ہوئی کہ سر زمینِ کشمیر کے علاوہ بیرونِ ریاست سے بھی لوگ ان کے پاس علم حاصل کرنے کے لیے تشریف لائے۔ اس طرح سے بابا داؤد خاکی نے سماج کو خالق کی طرف سے ملے ہوئے علم سے متاثر کیا۔

اس سلسلے کی ایک اور کڑی حضرت بابا محمد علی رینہؒ تھے جو حضرت مخدوم شیخ حمزہؒ کے سگے بھائی تھے۔ 6

وہ ان ہی سے دستِ بیعت تھے۔ آپ عربی اور فارسی زبانوں پر کافی دسترس رکھتے تھے۔ کئی جید علماء سے اپ نے تعلیم و تربیت پائی۔ چنانچہ آپ علمِ حدیث، تفسیر اور فقہ میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ 7 حضرت بابا محمد علی رینہؒ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اسلامی ممالک کے سفر میں گزارا۔ یہ سفر انہوں نے اپنے سگے بھائی اور مرشد کے حکم پر کیا۔ تقریباً بارہ سال تک آپ اسلامی ممالک کے سفر میں رہے۔ وہاں انہوں نے بہت ہی بڑے صوفیاء کرام سے ملاقاتیں کیں اور کسبِ فیض حاصل کیا۔ 8

حضرت بابا محمد علی رینہؒ جب سفر سے واپس تشریف لائے تو حضرت مخدوم شیخ حمزہؒ نے کئی سارے لوگوں کو ان کے سپرد کیا تاکہ آپ ان کی تربیت کریں۔ اس خطے کے بہت سارے ایسے جید علماء ہیں جنہوں نے حضرت بابا محمد علی رینہؒ سے علم حاصل کیا اور تربیت پائی تھی۔ آپ نے اپنے زمانے میں بہت سے شاگردوں کو عربی اور فارسی زبانوں سے آشنا کیا جنہوں نے بعد میں آگے چل کر ان زبانوں میں مختلف کتابیں تصنیف کیں۔ اس طرح سے اس وقت کے لوگ حضرت بابا محمد علی رینہؒ سے کافی متاثر تھے۔ اس طرح سر زمیں کشمیر سے جنم لینے والی ان برگزیدہ صوفی شخصیات نے سماج

Scanned with OKEN Scanner

کے مختلف طبقوں کو متصوفانہ زندگی سے بے حد متاثر کیا اور سماج کے ہر فرد تک ایک صحیح پیغام پہنچایا اور صحیح طرزِ زندگی کی طرف رہنمائی کی۔

پانویسی و کتابشناسی

1۔ سعد اللہ، حافظ، صوفیاء اور حسن اخلاق، ص100

2۔ محمد صدیق نیاز مند، ہفت گنج سلطانی، مطبوعہ جے۔ کے آفسٹ پرنٹرز دہلی، اشاعت اول1994 ص12

3۔ محمد صدیق نیاز مند، ہفت گنج سلطانی، مطبوعہ جے۔ کے آفسٹ پرنٹرز دہلی، اشاعت اول1994 ص67

4چلچلتہ العارفین از خواجہ اسحاق قاری فولیو42

5۔ ہدایت المخلصین از بابا حیدر تیلہ مولی فولیو87

6۔ چلچلتہ العارفین از خواجہ اسحاق قاری فولیو6

7۔ محمد صدیق نیاز مند، ہفت گنج سلطانی، مطبوعہ جے۔ کے آفسٹ پرنٹرز دہلی، اشاعت اول1994 ص229

8۔ ایضاً ص226

Scanned with OKEN Scanner